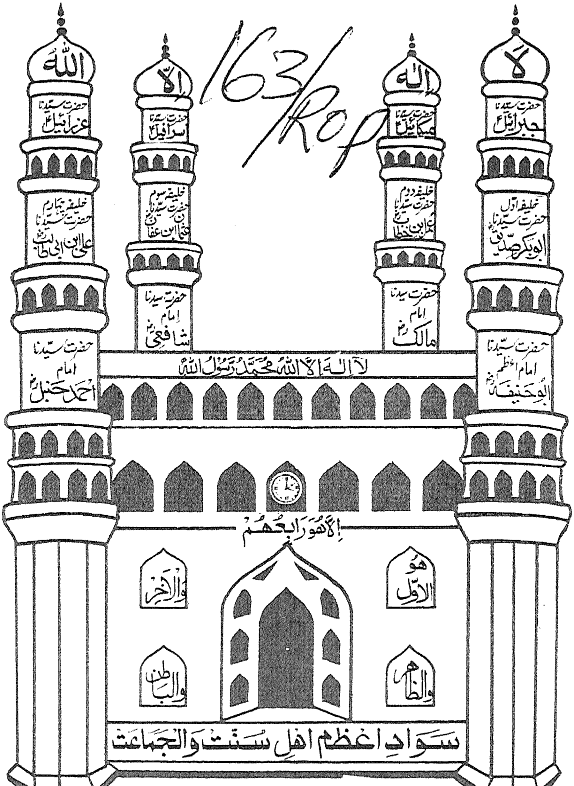
آئیمۂ اَرُبعہ

AAIMA-E-ARBA



مرتبہ

مولانا غوثوی شاہ

(خلف خلیفہ وجانشین الحاج حضرت سیدی پیرصحوی شاہؒ)

بہ اہتمام : شاہ محمد حامد، شاہ مبشر احمد شاہد، شاہ فضل الرحمٰن خالد، کریم اللہ شاہ فاتح، اکرام اللہ شاہ اکرام

مجریہ بیوم وصال حضرت سیدی پیرصحوی شاہ قدس اللہ سرہ و بموقعہ آل انڈیا سنی چار آئیمہ کانفرنس (مُفت تقسیم)

بتاریخ: جمعہ ۱۸/ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ م ۱۷/ سپٹمبر ۲۰۰۱ء منجانب: آل اِنڈیا سُنّی تنظیم اسلامی، مرکز حیدر آباد۔

ناشر : ادارہ النور "بیت النور" 16-3-845، چنچلگوڑہ، حیدر آباد۔ ۲۴ (اے پی)

۸۶-۷-۹۲ء

توصیفِ غوثوی

(بہ شانِ الحاج حضرت سیدی مولانا غوثوی شاہ صاحب)

○

شریعت طریقت کی تشہیر غوثوی　　مریدوں کے حق میں ہیں اکسیر غوثوی

معارف کی دولت ہے اِن ہی کے گھر کی　　کتابِ الٰہی کی تفسیر غوثوی

رہیں اِن کی صحبت میں ہے شرطِ اتنی　　بنائے ہزاروں کی تقدیر غوثوی

بہت مطمئن ہوں میں دنیا ودیں میں　　مرے ساتھ ہر دَم میرے پیر غوثوی

جمع ہوں گے صحویؔ کے پرچم تلے ہم　　محشر میں ہم سب کے ہیں میر غوثوی

نہاں سینکڑوں غم ہیں سینے میں اِن کے　　بہ ظاہر خوشی کی ہیں تصویر غوثوی

مصیبت بھی ڈرتی ہے نزدیک آنے　　پکارا جو اک بار یا پیر غوثوی

جو لکھا ہے روشنؔ نے توصیفِ غوثویؔ
تمھارا کرم ہے میرے پیر غوثوی

از :

الحاج شاہ خواجہ محمد عظیم الدین روشنؔ
(BHEL)

اہمیت مرکز

جسے جانشین سے بس انکار ہے
خدا کی محض اُس پہ پھٹکار ہے

جو مسند نشین ہی کو سمجھا نہیں
اُسے اور تعلیم درکار ہے

یہ پیرانِ کامل ہیں نائبِ رسولؐ
جو جھٹلایا اُن کو گنہگار ہے

جو توہین بعیت میں سبقت کیا
تو سمجھو غلط اُس کا پندار ہے

بغاوت مرکز سے جو بھی کیا
منافق ہے وہ اور مکّار ہے

جو مرکز کی خدمت کا قائل نہیں
تو بیشک بُرا اُسکا کردار ہے

جو تعظیم مرکز کا عادی نہیں
وہ نسبت سے خالی ہے نادار ہے

جو مرکز سے دل میں کدورت رکھے
وہ باطل کا بندہ ہے عیاّر ہے

رسولؐ خدا اُس سے ناراض ہیں
خُدا اُس سے لاریب بیزار ہے

ازل سے علیمی کا حامی خدا
وہ مرکز کا ہر دم وفادار ہے

☆☆☆☆

از : مولانا غوث محی الدین علیمی شاہ
(خلیفہ حضرت صحوی شاہ صاحبؒ)

نذرانہ عقیدت در مدح

اِمام الطریقت الحاج حضرت سیدی مولانا غوثوی شاہ صاحب قبلہ

(خلف خلیفہ وجانشین شیخ الاسلام الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ)

مادۂ تاریخ ولادت ☆ "محامد افتخار" مطابق "مولانا غوثوی شاہ"

1375ھ — 1955ء

اے فخر سلاسل خسرو خوباں
تجھ پہ نچھاور دین اور ایماں

ثانئ غوثیؒ وارثِ صحویؒ
مطلع حق آئینہ عرفاں

یہ مقامِ محمودؒ سرائے الٰہی
ورائے ارض و سما تو اِن کا پاسباں

صدائے ھو حق ذکر مولا مولا
تجھ میں نہاں تجھ سے عیاں

تجھ سے عداوت ازلی شقاوت
تجھ سے محبّت عین ایماں

تحقیق سے معمور ہر تحریر تری
فکر انگیز ہر تقریر کا عنواں

سارے مریداں پر کار خیالی
ذات ہے تیری مرکزی ایقاں

جود و سخاء ، صبر و رضا ، فقر و غنا
پیشہ توکل بے پروائے سود و زیاں

بامروت باوقار ، چارہ ساز غمگسار
شاہِ غوثوی رفیق یکساں

عنایتِ صحویؒ ہے یہ فیض کمالی
مربوط ہیں مرکز سے ہم سارے مریداں

ہمرنگِ غوثوی ہوگئے ہم بھی
دعویٰ ، توفیق حجّت و برہاں

از: مولانا شاہ توفیق احمد خلیفہ سلسلہ سعدیہ ، غوثیہ ، کمالیہ ، ملک پیٹھ ، حیدرآباد

مرکز سے دوری

خُداؑ کا قُرب رسولؐ سے دوری
یہ منافقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

محمدؐ سے قرب حسینؓ سے دوری
یہ ضلالت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

غوثیؒ سے قرب غوثوی سے دوری
یہ بغاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

مبین اپنے مرکز پر جان دینا
یہ شرافت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

از: محمد مبین نعیمی انجنیر (مقیم ملیشیاء)

چندوہ بھی ہیں جو حضرت امام بخاریؒ وامام مسلمؒ ،ابو داودؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ ، ابن ماجہؒ ،حاکمؒ ،دار قطنیؒ اور کئی اما
کے استاد ہیں۔ یعنی حضرت مسعر بن کدامؒ ، حضرت وکیع بن الجراحؒ ، حضرت مکی بن ابراہیمؒ ، حضرت امام یوسـ
حضرت امام محمدؒ ، حضرت امام زفرؒ ، حضرت امام لیثؒ یہ سب بڑے بڑے آئمہ یعنی امام بخاریؒ وامام مسلمؒ کے استادوں
شمار کئے جاتے ہیں۔حضرت سیدنا امام شافعیؒ جو حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے انتقال ہی کے دن یعنی 150 ہجری میں
ہوئے تھے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے چاہنے والوں میں تھے اور حضرت سیدنا ابو حنیفہؒ کے شاگرد حضرت امام محمدؒ
شاگرد ہیں یعنی حضرت امام شافعیؒ آپ کی شان میں فرماتے ہیں کہ "**الناس کُلّهم عيالٌ علٰى ابوحنيفه فى ا**
یعنی سارے (آئمہ) لوگ فقہ میں حضرت ابو حنیفہؒ کی عیال ہیں"۔اور حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ "**ذکر نعمان**
ذکرہٗ۔ هُو الْمِسلك ماکررته بتضوع "بیشک ذکر نعمانؒ مشک کے سا۔۔ ہے مَس کرنے سے جس کے بو ہو
اسی طرح سعودی مسلک، مسلکِ حنبلیہ کے امام حضرت امام احمد بن حنبلؒ بھی حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے خاص شـ
حضرت امام محمدؒ کے شاگرد حضرتِ امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں۔اور حضرت امام مکیؒ نے کہا۔۔ **رسولُ اللّٰه ق**
سراج دينى ۔ واُمّتى الهَداة اَبُو حنيفة یعنی حضورؐ نے فرمایا کہ میرے دین کا چراغ اور میری ا
کا ہادی ابو حنیفہؒ ہے حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا **فمن كان بحنيفه فى علاه امام اللخليفه و الخليفه**
کون ہے ابو حنیفہؒ جیسا۔ ہیں وہ سارے خلیفوں کے خلیفہ "حضرت امام احمد بخاریؒ کے استاد حضرت شیخ یحیٰی بن م
نے (حضرت ابو حنیفہؒ) کے متعلق کہا کہ "**الفقه فقه ابو حنيفه على هذا ادركت النّاس**" یعنی فقہ۔
ابو حنیفہؒ کا ہے ہم نے لوگوں کو اس ہی پر پایا ہے حضرت امام مالکؒ نے کہا کہ۔۔ فقہ میں کوئی ابو حنیفہؒ کے مرتبہ کو
پہونچ سکتا (مقدمہ ابن خلدون) حضرت امام اعظمؒ نے طریقت کا علم حضرت سیدنا امام باقرؒ اور حضرت سیدنا امام جعفر صا
کی صحبت میں دو ۲ سال تک رہ کر حاصل کیا ہے اور اسی دو سال کو اپنی اصلی عمر سے تعبیر کیا ہے عموماً بعض عرب
نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے عجمی ہونے کی وجہ سے ان کی تقلید نہیں کی۔ اور اس بات کا احساس حضرت ابو حنیفہ
بھی تھا آپ کہا کرتے کہ "میں عربی النسل سے نہیں ہوں اس لئے اہل عرب کو میری قضاوت ناگوار ہوگی۔حضرت
اعظم ابو حنیفہؒ کی مزار مبارک بغداد (عراق) میں ہے۔ 459ھ میں سلطان الپ ارسلان سلجوقی نے آپ کی قبر شر
پر ایک شاندار گنبد تعمیر کی اور ایک مدرسہ آپ کے نام سے قائم کیا آپ کا وصال 150 ھجری مطابق 767ء میں ہو

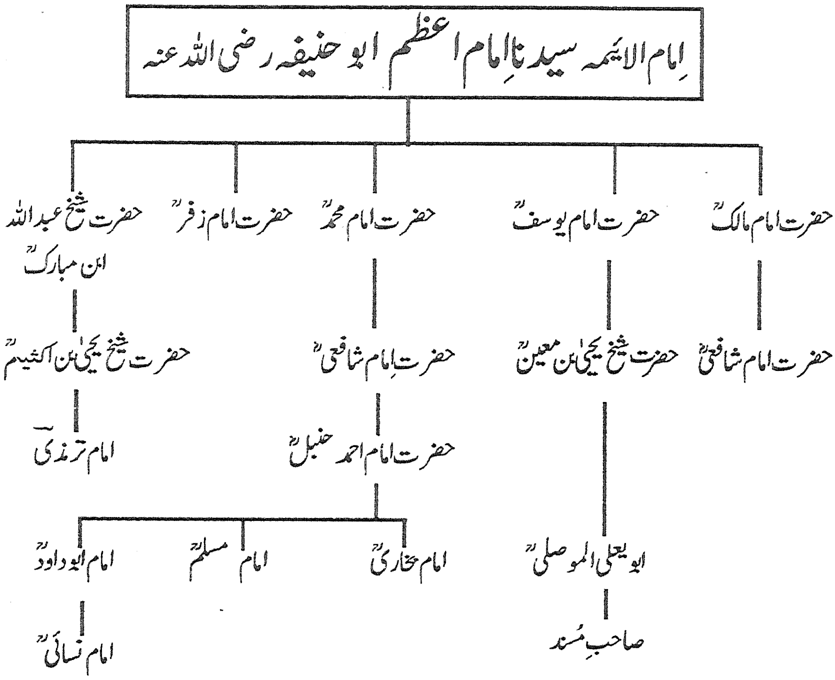
آپ کے مسلک حنیفہؒ پر چلنے والے ہزاروں اور لاکھوں اولیاء و محدثین دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے
۔ حضرت محمد پارسا علیہ الرحمہ نے "فصول سِتّہ" میں لکھا ہے کہ " حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نـ
فرمائیں گے تو وہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مسلک پر حکم اور عمل کریں گے ہمارے اس مضمون کا مقصد یہی ہے کہ
لوگ خود اپنے امام سے واقف نہیں ہیں (یعنی جن کی تقلید ہم کر رہے ہیں) ان کے متعلق کچھ نہ کچھ واقفیت ضر
ہوا افسوس کہ آج بہت کم لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے واقف ہیں۔الحمد اللہ کہ فقیر (غوثوی شاہ) نے آج با
22 سال سے اپنے والد حضرت سیدی صحوی شاہ صاحبؒ کے یوم وصال پر حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ
کی یاد کو بھی شامل کر لیا ہے تاکہ لوگ قرآن و حدیث کے احکام کے نچوڑ (فقہ حنفیہ) سے بھی کچھ نہ کچھ واقف ہو جا
حضرت سیدنا امام ابو حنیفہؒ کی تالیف کردہ تصانیف ۔ الفقہ الاکبر ، العالم و المتعلم ،مُسند، کتاب الاوسط۔ کـ
المقصود ۔ عالم اسلام میں مشہور ہیں اور حضرت ابو حنیفہؒ سے متعلق فقیر کی الحمد اللہ "تذکرۃ نعمانؒ" بھی مقبو
حاصل کر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کو ہماری طرف سے بہترین جزاء عطا کرے اور ان
مسلک و مذہب پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ "حضرت امام ابو حنیفہؒ پر لاکھوں سلام"

بو حنیفہؒ ہیں اماموں کے امام ہیں یقیناً آیت خیر الانام
دو دارین کی دولت دیا یارب نبیؐ کا دین اور نعمانؒ کا مذہب

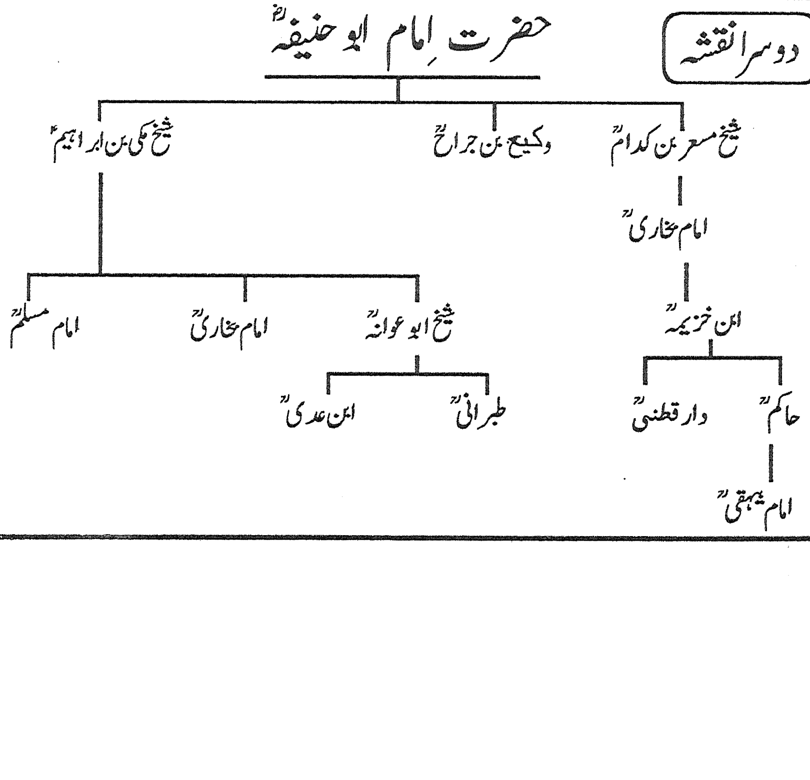
☆☆☆☆

نقشہ عالِم وَ المُتعلِم

شجرۂ محدثین



دوسرا نقشہ



حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ (۱۷۹ ھ م ۷۵۵ء)

آپ کا نام ابو عبداللہ مالک بن انسؓ ہے، آپ ۹۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا گھر وہی گھر ہے جہاں مشہور صحابیؓ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ رہا کرتے اور آپ نے جہاں تعلیم حاصل کی وہ مکان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ ابتداء میں آپ نے مدینہ منورہ کے مشہور محدث حضرت نافع ربیعہؒ کی شاگردی اختیار کی اور اُنکے انتقال کے بعد سترہ سال کی عمر میں اُنکے "مسندی جانشین" ہوئے اور حدیث شریف کا درس اور فتویٰ بھی دینے لگے۔ بعدہ آپ نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے علم ظاہر کیساتھ علم باطن بھی حاصل کیا۔ اسی طرح آپ نے امام الائمہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی علم حدیث وفقہ حاصل کیا چنانچہ آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "

" میں نے ابو حنیفہؒ کے جیسا کسی کو نہیں دیکھا "

حضرت سیدنا امام مالکؒ نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث لکھی تھیں اُن کا انتخاب "مؤطا" کے نام سے موسوم کیا۔ جسکے متعلق امام الصوفیاء حضرت سیدنا شیخ اکبر ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ "مؤطا" اصل اول ہے اور بخاری اصلِ ثانی۔ ایک ہزار محدثین نے اس کتاب " موطا "کو حضرت امام مالکؒ سے روایت کیا ہے۔ اس کتاب میں " 1027 " احادیثِ نبویؐ و آثارِ صحابہؓ ہیں اُن میں سے 60 احادیث مسند MUSAND اور 222 احادیث مرسل اور 613 احادیث موقوف اور 285 تابعین کے اقوال ہیں۔ نامور محدثین نے صحیح موطا کی بڑی قدر و قیمت کی ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے "موطا" کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے

آپ کی کتابِ حدیث صحیح موطا کے علاوہ "احکام القران" کتاب المناسک، غرایب القرآن، کتاب المسائل اور تفسیر القرآن بھی مشہور کتابیں ہیں۔ آپ کا سلسلہ روایت، "سلسلۃ الذھب Silsilatuzzahab" کہلاتا ہے جو اس طرح سے روایت کی گئی ہیں : ۔

مالک عن نافعؒ عن ابن عمرؓ (عن رسول اللہ ﷺ) یعنے : امام مالکؒ نے حضرت نافع ربیعہؒ سے حدیث سنی اور حضرت نافعؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے حدیث سنی ہے (اور ابن عمرؓ نے حضورؐ سے حدیث سنی)۔

<u>آپ کی سخاوت</u> : آپ جہاں علم حدیث بیان کرنے میں سخی تھے وہیں مال و دولت میں بھی سخاوت برتتے تھے۔ ہر سال حضرت امام شافعیؒ کو (جو آپ کے خاص شاگرد تھے) گیارہ ہزار دینار دیا کرتے۔ خلیفہ ہارون رشید آپ کے درس میں شریک ہوا کرتا۔ آپ کے شاگردوں میں حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ، حضرت یحییٰ قطان اور حضرت امام شافعیؒ مشہور ہیں۔

آپ ۸۷ سال کی عمر میں ۱۰ / ربیع الاول ۱۷۹ ھ مطابق ۷۵۵ء واصل بحق ہوئے۔ آپ کے مسلک و مذہب پر چلنے والے "مالکی" " Maliki " کہلاتے ہیں۔ جنکے ماننے والوں کی زیادہ تعداد تیونس، مراکش، اسپین، دوبئی، راس الخیمہ اور آفریقہ وغیرہ میں ہے۔

ہم اہل سنت والجماعت کی طرف سے اللہ اُنھیں بہترین جزاء عطا کرے اور اُنکے نام و کام کو اللہ قیامت تک زندہ و پایندہ رکھے۔ آمین

" حضرت امام مالکؒ پر لاکھوں سلام "

حضرت سیدنا امام شافعی بن اِدریس رضی اللہ عنہ (متوفی ۲۰۴ھ م ۸۱۹ء)

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کا جس دن انتقال ہوا اُسی دن ۱۵۰ھ ہجری کو آپ کی ولادت ہوئی۔ ابو عبداللہ کنیت ، محمد آپ کا نام تھا۔ آپ کے والد کا نام ادریس تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عبد مناف پر رسول اللہ ﷺ کے سلسلئہ نسب سے جا ملتا ہے۔

آپ مکہ مکرمہ میں حضرت مسلم بن خالد الزنجی کے شاگرد خاص تھے پھر مدینہ منورہ جاکر حضرت امام مالکؒ کے شاگرد ہوئے۔ پھر عراق جاکر حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد خاص حضرت اِمام محمدؒ کے پاس آئے اور ''فقہ حنفی'' حاصل کیا۔ پھر عراق سے مکہ مکرمہ واپس آئے اور پھر عراق گئے۔ وہاں محدثین کی ایک کثیر تعداد آپ سے مستفید ہوئی۔ پھر آپ مصر ''Egypt'' تشریف لے گئے اور وہیں بمقام قرافہ صغیرہ (مصر) میں مدفون ہوئے۔ آپ کا سن وفات ۲۰۴ھجری مطابق ۸۱۹ء آپ کی مشہور تصنیف ''کتاب الام'' ہے اہلِ بغداد آپ کو ''**ناصر السُنّت**'' کہا کرتے تھے۔

آپ کا مذہب شافعیہ مصر **Egypt** و شمالی آفریقہ اور ملیشیاء و ملایا اور شام میں زیادہ رائج ہے ممبئی میں فرقہ بواہیر کے لوگ بھی آپ ہی کے مقلد ہیں۔ فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی (متوفی ۵۸۹ء مطابق ۱۱۹۳ء) جس نے ۵۸۳ ہجری مطابق ۱۱۸۷ء بیت المقدس فتح کیا۔ آپ ہی کے مذہب کا مقلد تھا۔ مصر میں اُسنے عبیدیوں کی شیعہ حکومت کا خاتمہ کر کے شافعی مذہب کو ازسر نو رائج کیا۔ آپ کے مذہب پر چلنے والوں میں کئی نامور محدثین اور بزرگان دین ہیں جن میں حضرت امام تقی الدین سبکیؒ، حضرت جلال الدین سیوطیؒ وغیرہم مشہور ہیں۔ حضرت امام بخاریؒ، حضرت امام مسلمؒ اور حضرت امام داودؒ وغیرہم آپ کے شاگرد حضرت سیدنا امام احمد حنبلؒ کے شاگرد ہیں۔ جنہوں نے آپ سے احادیث روایت لی ہے مہارشٹرا کے علاقہ کوکن میں شافعی حضرات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور حیدر آباد میں بارکس اور شیر گیٹ اور اے سی گارڈ وغیرہ میں بھی بہت زیادہ لوگ رہتے ہیں۔

'' حضرت اِمام شافعیؒ پہ لاکھوں سلام ''

☆☆☆☆

حضرت سیدنا امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ (متوفی ۲۴۱ھ م ۸۵۵ء)

آپ بھی عربی النسل ہیں۔ آپ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ پندرہ برس کی عمر میں حدیث شریف کی شروعات کی ۔

آپ کے اساتذہ : ابتداء میں آپ کے اساتذہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت امام زفرؒ تھے۔

حضرت امام شافعیؒ (جو حضرت امام محمدؒ کے شاگرد تھے) آپ نے اُن سے ۱۹۵ھ میں اُصولِ فقہ کی خاص تعلیم حاصل کی آپ کے حلقہ درس میں حضرت امام بخاری ، حضرت امام مسلمؒ اور حضرت امام ابو داودؒ جیسے نامور محدثین شریک ہوا کرتے اور آپ سے استفادہ کرتے۔

آپ کی تصانیف میں مشہور "مُسند" جو ساڑے سات لاکھ احادیث کا انتخاب ہے جس میں تیس ہزار حدیثیں درج ہیں۔ جب حضرت امام شافعیؒ (جو کہ آپ کے استاد ہیں) مصر میں تھے تو حضورؐ نے حضرت شافعیؒ سے فرمایا کہ احمد حنبلؒ کو بشارت دو کہ خدا اُنکو قرآن کے بارے میں آزمائش میں ڈالے گا۔ حضرت امام شافعی نے حضرت ربیع بنؒ سلیمان کے ذریعہ امام حنبلؒ کو یہ بات بتادی۔ چنانچہ ۲۱۲ ھجری میں خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں عقیدہ خلق قرآن شروع ہوا یعنی قرآن کو نعوذ باللہ مخلوق کہا گیا۔ جبکہ وہ مخلوق نہیں۔ بلکہ یہ تو علمِ الٰہی ہے۔

بعض محدثین نے ڈر کی وجہ سے قرآن مخلوق تسلیم کیا۔ مگر حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے انکار کیا چنانچہ خلیفہ مامون نے اُنھیں قید کرایا اور اسکے مرنے کے بعد المعتصمؔ خلیفہ کی طرف سے آپ کو۔ ۸۰ اسّی دُرّے مارے گئے۔ پھر آپ پر اللہ کا فضل ہوا اور آپ رہا ہوئے اور اپنا درس و تدریس جاری رکھا اُسی دوران المعتصمؔ کی موت ہوئی پھر "الواثق" خلیفہ ہوا اُس نے پھر سے عقیدہ خلق القرآن سے متعلق احکام جاری کئے۔ چنانچہ حضرت امام احمد بن نصرؒ اور شیخ یحییٰ بن معینؒ محدث نے انکار کیا اور دونوں ۲۲۲ھ میں قید کردیئے گئے اور بعدہ اُنھیں شہید کردیا گیا۔ پھر الواثق کے بعد المتوکل خلیفہ ہوا جس نے آپ کی بڑی قدرو منزلت کی ۔آپ بروز جمعہ بارہ ربیع الاول ۲۴۱ھ مطابق ۸۵۵ء میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی ۔ آپ کے مذہب و مسلک کے پیرو زیادہ تر نجد، ریاض ، حضرموت اور مغرب کے خاص حصوں میں ہے۔ آج سعودی حکومت میں آپ ہی کا مذہب رائج ہے۔ آپ کے شاگردوں میں حضرت امام بخاریؒ ، امام مسلمؒ اور امام ابو داودؒ وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

" حضرت امام حنبلؒ پر لاکھوں سلام "

☆☆☆☆

۸۶ـ۷ـ۹۲ء

توصیفِ غوثوی

(بہ شانِ الحاج حضرت سیدی مولانا غوثوی شاہ صاحب)

○

شریعت طریقت کی تشہیر غوثوی　　مریدوں کے حق میں ہیں اکسیر غوثوی

معارف کی دولت ہے اِن ہی کے گھر کی　　کتابِ الٰہی کی تفسیر غوثوی

رہیں اِن کی صحبت میں ہے شرط اِتنی　　بنائے ہزاروں کی تقدیر غوثوی

بہت مطمئن ہوں میں دنیا و دیں میں　　مرے ساتھ ہر دَم میرے پیر غوثوی

جمع ہوں گے صحویؒ کے پرچم تلے ہم　　محشر میں ہم سب کے ہیں میر غوثوی

نہاں سینکڑوں غم ہیں سینے میں اِن کے　　بہ ظاہر خوشی کی ہیں تصویر غوثوی

مصیبت بھی ڈرتی ہے نزدیک آنے　　پکارا جو اک بار یا پیر غوثوی

جو لکھا ہے روشنؔ نے توصیفِ غوثویؔ
تمھارا کرم ہے میرے پیر غوثوی

از :

الحاج شاہ خواجہ محمد عظیم الدین روشنؔ
(BHEL)

اہمیت مرکز

جسے جانشین سے بس انکار ہے　　خدا کی محض اُس پہ پھٹکار ہے
جو مسند نشین ہی کو سمجھا نہیں　　اُسے اور تعلیم درکار ہے
یہ پیرانِ کامل ہیں نائبِ رسولؐ　　جو جھٹلایا اُن کو گنہگار ہے
جو توہین بعیت میں سبقت کیا　　تو سمجھو غلط اُس کا پندار ہے
بغاوت مرکز سے جو بھی کیا　　منافق ہے وہ اور مکّار ہے
جو مرکز کی خدمت کا قائل نہیں　　تو بیشک بُرا اُسکا کردار ہے
جو تعظیم مرکز کا عادی نہیں　　وہ نسبت سے خالی ہے نادار ہے
جو مرکز سے دل میں کدورت رکھے　　وہ باطل کا بندہ ہے عیّار ہے
رسولؐ خدا اُس سے ناراض ہیں　　خُدا اُس سے لاریب بیزار ہے
ازل سے علیمی کا حامی خدا　　وہ مرکز کا ہر دم وفادار ہے

از : مولانا غوث محی الدین علیمی شاہ
(خلیفہ حضرت صحوی شاہ صاحبؒ)

☆☆☆☆

نذرانہ عقیدت در مدح

اِمام الطریقت الحاج حضرت سیدی مولانا غوثوی شاہ صاحب قبلہ

(خلف خلیفہ وجانشین شیخ الاسلام الحاج حضرت سیدی پیر صحوی شاہ علیہ الرحمہ)

مادۂ تاریخ ولادت ☆ "محامد افتخار" مطابق "مولانا غوثوی شاہ"

1375ھ　　1955ء

اے فخر سلاسل خسرو خوباں　　تجھ پہ نچھاور دین اور ایماں
ثانئ غوثیؒ وارثِ صحویؒ　　مطلع حق آئینہ عرفاں
یہ مقامِ محمودؒ سرایئے الٰہی　　ورائے ارض و سما تو اِن کا پاسباں
صدائے ھو حق ذکر مولا مولا　　تجھ میں نہاں تجھ سے عیاں
تجھ سے عداوت ازلی شقاوت　　تجھ سے محبّت عین ایماں
تحقیق سے معمور ہر تحریر تری　　فکر انگیز ہر تقریر کا عنواں
سارے مریداں پر کار خیالی　　ذات ہے تیری مرکزی ایقاں
جود و سخاء ، صبر و رضا ، فقر و غنا　　پیشہ توکل بے پروائے سود و زیاں
بامروت باوقار ، چارہ ساز غمگسار　　شاہِ غوثوی رفیق یکساں
عنایتِ صحویؒ ہے یہ فیض ِ کمالی　　مربوط ہیں مرکز سے ہم سارے مریداں
ہمرنگِ غوثوی ہوگئے ہم بھی　　دعویٰ ، توفیق حجّت و برہاں

از : مولانا شاہ توفیق احمد خلیفہ سلسلہ سعدیہ ، غوثیہ ، کمالیہ ، ملک پیٹھ ، حیدرآباد

مرکز سے دوری

خُداؐ کا قُرب رسولؐ سے دوری　　یہ منافقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
محمدؐ سے قرب حسینؓ سے دوری　　یہ ضلالت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
غوثیؒ سے قرب غوثوی سے دوری　　یہ بغاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
مبین اپنے مرکز پر جان دینا　　یہ شرافت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

از : محمد مبین نعیمی انجنئیر (مقیم ملیشیاء)

۸۶۔ ۹۲ء

نذرانۂ عقیدت

امام الطریقت حضرت مولانا **غوثوی شاہ** صاحب مدظلہ العالی
(معتمد عمومی وداعی عالمی مذاہب کانفرنس وعالمی مسلم کانفرنس وصدر عربی اکیڈمی)

○

عالم باکمال ہیں غوثوی شاہ آپ اپنی مثال ہیں غوثوی شاہ
اہل سُنّت کے پیشوا ہیں یہ قائد بے مثال ہیں غوثوی شاہ
متمکن ہیں غوثیؒ مسند پر شاہ صحویؒ کے لال ہیں غوثوی شاہ
دورِ حاضر میں آپ ایک نعمت ہیں زخم امت کا اندمال ہیں غوثوی شاہ
ہے مشیت پر اس قدر قانع بے حزن و بے ملال ہیں غوثوی شاہ
مجھ کو نسبت ہے شوقؔ اِن سے ہی ہر تصور خیال ہیں غوثوی شاہ

☆☆☆☆

از : الحاج مولانا شاہ خواجہ محمد عبدالرزاق شوقؔ صاحب
تحصیلدار وجلنس ورنگل